

قیمت سالانہ ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۳

گلدستہ اخبار

لنڈن اکتوبر ۱۹ - وائنا سے تار خبر ہے کہ بیرن بوسین وزیر اعظم آسٹریا ہنگری نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

ایمسٹرڈم سے تار آیا ہے کہ وزیر اعظم ہنگری پارلیمنٹ میں یہ کہتا ہے کہ ہم کو کشادہ دلی سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس لڑائی میں ہار گئے ہیں۔

ایمسٹرڈم سے خبر ہے کہ شاہنشاہ کارل آسٹریا نے ایک فرمان جاری کیا ہے کہ ہر ایک قوم کی علیحدہ علیحدہ حکومت قرار دیجاوے - اور یہ سب ایک اعلےٰ حکومت کے ماتحت ہو کر آسٹریا کی یکانگت کو قایم رکھیں +

لنڈن اکتوبر ۲۰ - رویٹر کی معرفت خبر ہے کہ جنوبی سلاب کی کمیٹی جو لنڈن میں ہے جن کے ۷۰ لاکھ آدمی ہیں۔ قیصر کارل کے اس فرمان کو رد کرتے ہیں۔ اُن کا ارادہ ہے کہ ہپس برگ کے حاکموں سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہ کرینگے۔

لنڈن اکتوبر ۲ - شنگھائی سے خبر ہے کہ روس کے شمالی علاقوں میں ۸۰۰۰ بولشیوک جو شہر کتھرن برگ پر حملہ آور تھے - زیکوسلاوک سیبیرین افواج سے شکست کھا کر بھاگ گئے - اور اُن کے ۱۰۰۰ مقتول ہوئے اور بہت جنگی سامان ہاتھ آیا۔

مصر کا مہاراجہ نے ۲ ارب روپیہ کا تخمینہ لگایا ہے۔ تاکہ ۵۰ لاکھ فوج کا انتظام پورا کیا جاوے۔

کانپور کی خبر ہے کہ انفلوئنزا سے بہت آدمی مر چکے ہیں جن میں مسٹر ایم - گنگولی اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب بھی شامل ہیں۔

اکثر پنجاب کے شہروں کے مدرسہ بسبب اس بیماری کے بند کئے گئے ہیں۔

اخبار حق کا نمبر اکتوبر ۲۲ ایک لاکھ شایع ہوا حضور فیض گنجور وایسرائے ہند ۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء سے لیکر ۲ ہفتہ تک کلکتہ میں رونق افروز رہیں گے۔

رنگون سے خبر ہے کہ ملک سایام کے بادشاہ کا بھائی مسٹر سونگھا جو امریکہ میں ہوورڈ یونیورسٹی کا طالب علم ہے۔ فی الحال امریکہ کے سپاہیوں کو فرانسیسی زبان سکھلا رہے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ وہ یورپ کی طرف روانہ ہوں۔

کہتے ہیں کہ انتظام کیا گیا ہے کہ آئیندہ کانگریس میں سر رویندر ناتھ ٹاگور آل انڈیا کانگریس کا صدر نشین ہوگا۔

واشنگٹن سے تار آیا ہے کہ چوتھا لبرٹی لون تین ہفتہ تک کھلا رہا ۔ اور بعد بند کیا گیا جس میں ۶۰ کروڑ روپیہ جمع کیا گیا - اس کے حصہ دار ۲ ارب تعداد میں ہیں۔

شہر لودیانہ میں مرض انفلوئنزا نہایت زور سے پھیل رہا ہے

تار برقیات

لنڈن اکتوبر ۱۸۔ خبر ہے کہ اتحادی فوجوں کی مخالفت فلنڈرس میں بہت تھوڑی ہے۔ برٹش اور دوسری فوجیں کرٹرائی سے جنوب کی طرف اور لشکر نمبر ۵ لیل سے پورب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور لشکر نمبر ۳ جرمن افواج کے پیچھے بڑھ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ جنرل رالنسن صاحب برٹش اور امریکن افواج کے ساتھ جرمنوں پر حملہ آور ہوگا جس سے اُن کا درہم برہم ہو کر بھاگنا وقوع میں آئیگا۔

ایمسٹرڈم اکتوبر ۱۹۔ خبر ہے کہ اتحادی افواج اکیلو میں داخل ہوگئی ہیں۔ اور چھ ہزار جرمن گھیرے میں پھنس گئے ہیں۔ بلجین لشکر روجس کے جنوب مغرب میں آگے بڑھکر روجس آشینڈ نہر کے پار ہوگئے۔ اور مقام ادشکمپ میں پہونچکر روجس کے نزدیک آگئے ہیں

لنڈن اکتوبر ۲۰۔ خبر ہے کہ بلجین افواج اکتوبر ۱۹ کو دشمن کا پیچھا کر کے ذی برو گئے۔ اور روجس پر قبضہ کر لیا۔ اور روجس گھینٹ نہر کو عبور کر کے ایلیٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن اکتوبر ۲۰۔ خبرائی ہے کہ برٹش بلجین اور فرانسیسی افواج نے البرٹ بادشاہ کے زیر حکم ہو کر چھ روز تک لڑائی میں مصروف رہے اور روجس پر سخت حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔

برٹش افواج کرٹرائی کو دشمن سے خالی کر کے قریب ۳ میل آگے بڑھے۔ اور جنوب کی طرف جا کر کرٹرائی ٹرنائی سڑک پر قبضہ کر لیا۔ اور اگرچہ دشمن نے سڑکوں کو خراب کر ڈالا تھا۔ تاہم فوج دریائے شیلڈ تک جا پہونچی۔

نیویارک اکتوبر ۲۰۔ خبر ہے۔ کہ تمام اخبارات اور عوام الناس پریذیڈنٹ ولسن صاحب کے اُس خط کے مضمون سے جو انہوں نے آسٹریا ہنگری کے شاہنشاہ کے پاس بھیجا تھا نہایت خوش ہیں۔

لنڈن اکتوبر ۲۱۔ خبر ہے کہ بلجین افواج نے دشمن کا پیچھا کر کے اُن کو از حد تنگ کیا۔ اور اُن کی مشین گنز اور توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اور شمال کی جانب ہالنڈ کی حدود کی راہ کیطرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور جنوب کیطرف بہت سے گاؤں کو رہائی دے کر بہت سامان جنگ اور بڑی بڑی توپیں اپنے قبضے میں لے لی ہیں۔ یہ وہ لمبی توپیں ہیں کہ جن سے شہر ڈنکرک پر گولہ اندازی کر رہے تھے۔ جن کو دشمن نے خراب نہیں کیا تھا۔ بلکہ اچھی حالت میں ہاتھ آئیں۔

لنڈن اکتوبر ۲۱۔ بے تار کی خبر جرمنی سے پریذیڈنٹ ولسن صاحب کو بھیجی ہے جس میں گول مول باتیں صلح کی نسبت درج تھیں کہ جن سے کچھ تسلی و تشفی نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ قابل سماعت نہیں سمجھی گئیں

لنڈن اکتوبر ۲۲۔ واشنگٹن سے خبر ہے کہ جب جرمنی کا جواب مشتہر ہوا تو مسٹر پوائنڈ سکسٹر نے کانگریس کے روبرو ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ جب تک جرمن افواج بلا شرائط ہتھیار نہ ڈالدیں تب تک امریکہ جرمنی کے ساتھ کسی طرح کی صلح کی مشورت نہ کرے۔

لنڈن ڈیلی کرانیکل لکھتا ہے کہ جرمنی کا جواب بالکل قابل سماعت نہیں ہے۔ ڈیلی نیوز یہ سوال کرتا ہے کہ آیا جرمنی صرف وقت ٹالنے کے بہانے کرتا ہے۔ یا اس میں کوئی حقیقت اصلی ہے؟ اور اسی طرح سے تمام اخبارات ایک ہی قسم کی رائے میں متفق ہیں

ایمسٹرڈم اکتوبر ۲۲ خبر ہے کہ جرمن افواج بڑے زور سے اس بات کی تیاری کر رہے ہیں کہ شہر برسلز کو خالی کر دیں۔

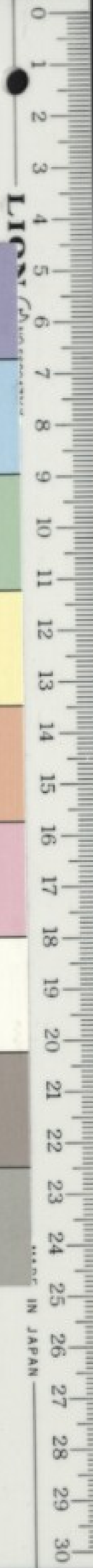
گذشتہ ہفتہ میں اتحادی فوجوں نے دشمن سے ڈوروا ی۔ للی۔ اور بجیکس۔ اور کوزنگ بڑے بڑے مشہور مقامات لے لئے ہیں۔ جن کے سبب سے فرانس میں بڑی خوشی ہو رہی ہے۔ اب صرف چند ایک فرانس کے شہر دشمن کے ہاتھ میں رہ گئے ہیں۔ اگرچہ دشمن بڑی ہوشیاری سے پسپا ہو رہا ہے۔ تس پر بھی اب تک اُس کے ۰۰۰ ۵ سپاہی پکڑے گئے ہیں۔ اور کئی سو توپیں بھی لی گئی ہیں۔

لنڈن اکتوبر ۱۷ اسپانی انفلوانیزا یعنے لا گرپ وہ بیماری ہے جو آجکل تمام دنیا میں پھیل رہی ہے خاصکر سویڈن۔ ہالنڈ اور کینیڈا میں اس کا بہت زور ہے۔ تمام ہسپتال اس سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہ کوئی جگہ باقی نہیں ہے۔ تمام کارخانے بند ہیں۔

کیپ ٹون۔ جنوبی افریقہ سے خبر ہے کہ وہاں تعداد اموات ۰۰ ۵ تک یومیہ ہو رہی ہے۔ جن میں سے ۵ حصہ یہ دیسی ہیں۔ آسٹریلیا میں بیماری کی روکاوٹ کے لئے تمام جہازات جو باہر سے آتے ہیں کورنٹین میں رکھے جاتے ہیں

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ تار خبر ہے کہ ہندوستان کے اڈیٹر صاحبان نے جو منسٹری آف انفارمیشن کے مہمان تھے لنڈن میں ہوائی جہازوں پر سوار ہو کر ۳۰۰۰ فٹ کی اونچائی پر جا کر سیر کی۔ اُن کی زندگی میں ایک عجیب کیفیت ہوئی سیر کے بعد وہ ہوس آف لارڈز میں آترے اور شام کو اخبارات کے انسٹیٹیوٹ میں ضیافت میں شریک ہوئے۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

امریکن مشن لودیانہ

امریکن مشن لودیانہ چوہتر برس گذرے کہ لودیانہ شہر میں قائم کیگئی۔ ہر سال ایک جلسہ فراہم ہوتا ہے۔ تاکہ مشن کا تمام کام ملاحظہ کیا جاوے۔ اور مناسب تجاویز آئندہ سال کے لئے قرار دی جاویں۔ امسال اس جلسہ میں ولایتی صاحبان قریب ۸۰ کے حاضر ہوئے پہلے دو روز کے جلسے میں کئی ہندوستانی صاحبان بھی بطور مشورتی شریک کے حاضر ہوئے۔ اس اثنا میں کام کی رپورٹیں سنائی گئیں اور ہر ایک کام کے صیغہ کے لئے دعا ہوتی رہی۔ نہایت خوشی کی بات تھی کہ ڈاکٹر جے سی۔ آر ایوینگ صاحب پرنسپل فورمن مشن کالج لاہور اور پادری اے۔ بی گورڈ صاحب ساکن ہوشیارپور۔ سہ خانہ انوں کے ولایت سے واپس آکر جلسہ میں حاضر ہوئے۔ مشن کے ہر ایک صیغہ میں ترقی ہونے کی صورت نظر آئی۔ اور خاصکر کالج کی خدمت میں بڑی کامیابی کی نظیریں نظر آئیں۔ اول طلبا کا شمار بہت زیادہ ہوا اور یہاں تک زیادتی ہوئی کہ اکثر طلبا کو داخل ہونے سے محروم رہنا پڑا۔ دوسرا استادوں کی تعداد اور لیاقت میں ترقی ہوئی۔ خصوصاً حکمتی زراعت اور کیمیا کے سامان اور سائنس کی تعلیم میں نمایاں ترقی ہوئی۔ ایک نہایت عمدہ نیا مکان جو تین منزلہ ہے تعمیر کیا گیا۔ اور ہر قسم کے سامان سے مہیا کیا گیا۔ ہر ایک کمرہ میں پانی کے نل اور بجلی کی روشنی لگائی گئی۔ اس مکان کا نام جیمس پیرس کیمیکل لیبوریٹری رکھا گیا۔ گمان غالب ہے کہ ایسی عمدہ لیبوریٹری ہندوستان میں نہیں ہوگی۔ اسی طرح ووڈ سٹاک کالج کی عمدگی نمودہوئی عورتوں کی تعلیم اس میں بی۔ اے کورس تک دیجاتی ہے ٹریننگ اور سائنٹیفک کنڈرگارٹن کی جماعتیں بھی ہیں۔ جن میں طلبا کے پاس شدہ کو ۹۰ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ کی ملازمت آسانی سے مل سکتی ہے۔ علم موسیقی میں لنڈن سوسائٹی کے قاعدہ کے مطابق تعلیم دیجاتی ہو اس میں گانا۔ پیانو بجانا اور وایولین بجانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

طرح طرح کے مدرسوں کی رپورٹیں بھی پیش ہوئیں یعنے رنگ محل ہائی اسکول لاہور۔ جالندھر ہائی اسکول۔ لودیانہ ہائی اسکول۔ کرسچین بوائز بورڈنگ اسکول سنابہ اور دہرہ دون کے ہائی اسکول۔ دہرہ گرلس ہائی اسکول۔ اور جے۔ اے وی ٹریننگ اسکول کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ ان سب میں خاصی ترقی اور کامیابی ہو رہی ہے۔ سہارنپور سیمنری۔ یعنے مدرسہ علم الہٰی میں بھی ترقی اور کامیابی ہو رہی ہے۔ گاؤں کے مدرسہ جو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بدستور جاری ہیں ان میں بھی اچھی ترقی ہو رہی ہے۔ اور ہر جگہ شہروں اور دیہات میں انجیل مقدس کی خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ خدا کی تعریف اور اس کا شکر ہو۔

میدان جنگ } میدان جنگ میں ہر جگہ فتحیابی ہو رہی ہے۔ انگریز فرانسیسی اور امریکن افواج خاصکر بڑے زور سے دشمن کو پیچھے ہٹا رہے ہیں۔ فلنڈرس کے بیرونی اطراف جرمنی فوجوں سے خالی کئے گئے ہیں۔ شمال اور شرق کی طرف دشمن جتنی جلدی ہو سکے سپا ہو رہا ہے۔ آسٹریا میں فتح کی نسبت لوگ ناامید ہو گئے ہیں اور اب کوشش کر رہے ہیں کہ ایسا انتظام کریں کہ جب صلح ہو تو ان کی حالت بالکل ابتر نہ ہو جائے۔ سرکار جرمن اب تک حکمت عملی میں مصروف ہے۔ پریذیڈنٹ ولسن نے جرمنی کو صاف جواب دیا ہے کہ صلح نامہ بادشاہوں کی کارروائی اور مشورت کے مطابق نہ ہوگا بلکہ عوام الناس کی بنا پر اتحادی انتظام کرینگے۔ اس کے جواب میں قیصر نے سب میرین کی نسبت زبان جاری کیا ہے کہ وہ اپنے مہلک کام سے رک کے جاویں۔ جب تک کامل صلح کے لئے مشورت کیجاوے۔ اتحادیوں کی افواج بدستور کام کر رہی ہے اور کرتی رہیگی۔ جبتک کہ جرمن صلح کے لئے دعاگو نہ ہوں۔ دم لینے کا موقعہ اور از سر نو لڑائی کرنے کی فرصت ان کو نہ دی جائیگی۔ خدا چاہے کہ راست اور عادل خدا کی مرضی کے مطابق صلح قایم کیجاوے گی۔ اور تمام دنیا پر سے یہ آفت جنگ کی مٹائی جاوے گی۔

جرمن افواج کے مزاج اور برتاؤ میں کسی قسم کا فرق نظر نہیں آتا ہے۔ مثلاً جب شہر دوای کو چھوڑنے لگے تو انہوں نے تمام شہر لوٹ لیا اور بازار کی دوکانوں کے تمام دروازوں کو توڑ ڈالا اور عورتوں کی سخت بےعزتی کی اور آگ لگا کر جہاں تک ان سے ہو سکا شہر کو پھونکر برباد کر ڈالا۔ اور سخت بےرحمی اور بیدردی دکھلائی اس سے صاف ظاہر ہے کہ جرمنوں کی اخلاقی حالت جو شروع ہی سے بری معلوم ہوئی کسی طرح سے اصلاح آور نہیں ہے۔ اور وہ اب تک اپنی پہلی ہی برائی میں پڑے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ شکست پر شکست کھاتے جاتے ہیں۔

ایک عجیب لاگرب مرض } یہ مرض نیا نہیں ہے بلکہ پیچھے ہی ہو چکا

ہے۔ لیکن اب پھر نمودار ہوا ہے۔ آجکل یہ اس ملک میں مہلک طور سے دفعتاً اٹھا ہے۔ اور لوگ اس کے اثر کو دیکھ کر گھبرا اٹھے ہیں۔ لودیانہ میں اس کا زور بہت شدت سے ظاہر ہے۔ جس کے سبب سے صدہا لوگ مر رہے ہیں۔ یہ بخار کا مرض ہے۔ جس کے ساتھ کھانسی لازمی ہے۔ جس کی خاصیت یہ ہے کہ اچانک بادل کی طرح تمام ملک پر چھا جاتا ہے۔ کوئی بیماری نہیں جو اس قدر جلد پھیل جاتی اور عوام الناس میں اتنے لوگوں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ کبھی کبھی چین سے شروع ہو کر تمام ایشیا میں پھیلتی ہے۔ اور یورپ میں پہنچتی ہے۔ اور پھر جہازوں کے وسیلے سے امریکہ جا پہنچتی ہے۔ اور یوں تمام دنیا میں دورہ کرتی ہے۔ اس کا ڈر لوگوں کو پلیگ سے بھی زیادہ ہو رہا ہے۔ لوگ از حد گھبرا رہے ہیں۔ اگرچہ صرف بخار وغیرہ ہوتا ہے لیکن مہلک نتیجے پیدا ہوتے دیکھ کر لوگوں کے ہوش اڑ رہے ہیں۔ بشمول احاطہ لودیانہ میں بھی یہ مرض پھیل رہا ہے کئی ایک موتیں واقع ہو چکی ہیں۔ پادری جیمل سنگھ کا جوان لڑکا بنام فریڈرک انتقال کر گیا ہے۔ اور پادری میکاسکل صاحب ساکن قصور کا چھوٹا بیٹا انتقال کر گیا ہے۔ اور بہت بیمار ہیں۔ خدا اپنا فضل کرے۔ اور اس مہلک مرض کو دور کرے۔

لفٹنٹ کرنل لسٹن آئی۔ ایم۔ ایس ڈائریکٹر بکٹریولاجیکل لیبوریٹری بمبئی اس کی نسبت سی ایم۔ ایس گزٹ مطبوعہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں ایک طول طویل آرٹیکل شائع کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس بیماری کا سبب ایک قسم کے جرمس ہیں جنکو نس بیلس کہتے ہیں۔ اس کے خاص نشان چار ہیں اول یہ ایک زہر ہے جو دل کے نسوں پر اثر کر کے بیہوشی اور اچانک موت پیدا کرتی ہے۔ دوسرا کہ یہ زہر نسوں پر ایسا اثر کرتی ہے کہ دیر تک کمزوری اور دل دباؤ ہوتا ہے۔ تیسرا گردن پر اس کا اثر ہوتا ہے اور بہت نقصان پیدا کرتا ہے۔ چوتھا خاص خطرہ کہ مریض کو نمونیہ ہو جاتا ہے جو مہلک ہوتا ہے۔ وہ صلاح دیتے ہیں کہ جب مریض بیمار ہو جاوے تو وہ پلنگ پر لیٹا رہے اور اس کے علاج کے متعلق ہلکی خوراک اور کونین کچھ فائدہ کرتا ہے۔ اس کی رکاوٹ کے لئے کہ وہ دوسرے کو نہ لگ جاوے۔ ضرور ہے کہ بیمار الگ کمرے میں رکھا جاوے۔ اور اس کا تھوک کسی برتن میں رکھا جاوے اور فنیل ڈالا جاوے۔ تاکہ اوروں کو نہ لگنے پاوے اور کمرہ جس میں مریض ہو کھلا رکھا جاوے۔ تاکہ صاف ہوا آ جا سکے۔ اور چاہئے کہ بہت لوگ ایک جگہ جمع نہ ہوویں۔ اگر جمع ہوں تو کھلے دروازے رکھے جاویں تاکہ ہوا صاف رہے۔

اس جرم کا نام فیفر بسیلس کہلاتا ہے۔ لیکن بعض حکیم خیال کرتے ہیں کہ یہ بسیلس اب تک نامعلوم ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ جب اس مرض کی حقیقت معلوم ہو گی تو اس کے لئے بھی ایک سرم بن سکیگا جس کے لئے پلیگ کے مرض کی طرح ٹیکا لگانے سے مریض صحت یاب ہو سکیں گے۔

ملک فرانس کی دینی حالت پر جنگ کا اثر

ناظرین پر واضح ہو کہ فرانس کی دینی حالت مدت سے بہت ابتر رہی ہے۔ اس سبب سے کہ رومن کیتھولک کلیسیا کے غلط طریقہ سے بائبل کی تعلیم عوام الناس کو دی نہ گئی۔ اور اس لئے لوگ ہر قسم کی واہیات کہانیوں وغیرہ کو سنکر اس زمانہ میں اپنے اصلی دین سے منکر ہو گئے اور اکثر جگہ بے دینی پھیل گئی اور ملک کی سلطنت جمہوری ہونے کے بعد کیتھولک کلیسیا ملک سے علیحدہ کیا گیا اور اس حالت میں گرجہ گھروں میں عبادت وغیرہ لوگوں کی رضامندی پر چھوڑی گئی۔ لیکن اس لڑائی کے سبب سے ساری کلیساؤں میں یعنے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ میں بیداری نمودار ہوئی۔ خاصکر دیہات میں۔ جب لوگ اپنی اپنی کلیساؤں کے انتظام اور خرچ کی تدابیر کرنے لگے تو ان کے دل میں بھی دلچسپی پیدا ہوئی۔ خصوصاً اس سبب سے کہ وہ کلیسیا کو اپنی جاننے لگے۔ اور جس قدر انہوں نے خدمت کی اسی قدر ان کی دلچسپی بڑھی اور وہ دینداری کیطرف مائل ہوئے جنگ کے سبب سے زندگی کی سنجیدہ حالت محسوس ہو گئی۔ موت ہر وقت سامنے ہو کر امداد الہی کی ضرورت دکھلانے لگی۔ اس سبب سے بعض جماعتیں جیسا مکال مشن نے اپنے بشارت کے کام سے علیحدہ ہو کر تمدنی اور حب انسانی کیطرف دل لگایا اور بیماروں کی مدد اور یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری اور مجروحوں کی خدمت کی طرف مائل ہوئے۔ بہت لوگ روحانی زندگی میں ترقی پذیر ہوئے اور سپاہیوں اور ان کے گھرانوں میں بھی روحانی زندگی کو پیدا کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ برٹش اور فارین بائبل سوسائٹی کی مدد سے لاکھوں جلدیں انجیل مقدس کی فرانسیسی زبان میں چھپوا کر فرانس میں بانٹ رہے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے بہت لوگ حقیقت تک پہنچ رہے ہیں۔ اور مذہبی ترقی بڑھ رہا ہے۔ اور ایک قسم کی تبدیلی ہو رہی ہے۔ غرض جو رکاوٹیں تھیں وہ دور ہو رہی ہیں۔ اور پھر از سر نو مذہبی آزادگی پھیل رہی ہے۔ اور یقین ہے کہ جب جنگ ختم ہو گا تو کلیسیا کی صورت زیادہ روحانی ہو گی۔

پونا سے خبر ہے کہ تہماجی مینا ایک پارسی جوان عمر ۱۹ سال اور ایک دیگر جوان زرنسز بار والا عمر ۱۷ سال اتوار کے روز حیف جھیل میں ڈوب مرے ہیں۔



ایڈیٹر نامہ نگار کی رائے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

ہندوستان کی فوجی اقوام اور ہم

(۱) ہند میں مسیحی مذہب کی تواریخ کے مطالعہ کنندگان پر مخفی نہیں کہ اس ملک میں مسیحیت انگریزی حکومت کے ساتھ نہیں۔ مگر پہلی صدی عیسوی میں مقدس سنت طامس کے ذریعہ سنہ ۵۲ء میں ساحل مالابار کے کنارے آئی۔ سنت مذکور نے ملک چین اور جزیرہ سقوطرہ میں سے ہو کر ہندوستان میں مسیحیت کا جھنڈا نصب کیا جس کی یادگار ہزارہا حوادث و انقلابات زمانہ کے بعد آج سیرین مسیحی جماعت کے نام سے قائم ہے بدھ مت۔ ہندو دھرم اور اسلام اپنی اپنی باری جوش و خروش سے آئے۔ بڑھے اور گھٹے۔ مگر مسیحی مذہب کا جہاز تمام مد و جزر۔ طوفان و تلاطم اور باد مخالف کے تند و تیز جھونکوں سے بچ کر آج تک بجر ترقی پر رواں دواں ہے

بساط دہر میں وہ نقش کالحجر ہوں میں
فلک نے لاکھ مٹایا مگر فنا نہ ہوا۔

(۲) لیکن ہندی مسیحیوں کو بالعموم اور پنجابی مسیحیوں کو بالخصوص مادی اور مالی۔ اقتصادی اور معاشرتی طور پر دیکھیں تو ہر ایک خیر خواہ قوم جس کے سینہ میں مسیحی دل اور دل میں قومی درد ہو اپنی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو روئے گا کہ اس دو ہزار سال کے طویل زمانہ کے قیام کے بعد بھی ہم اس قابل نہیں ہوئے۔ کہ ایک قوم کہلا سکیں۔ بیشک بعض لیڈران قوم کے خیال میں مسیحی قوم کی تعلیمی ترقی دیگر ہمسایہ اقوام کے ہم پلہ ہے۔ لیکن ایک لمحہ کے لئے اگر دیہاتی مسیحیوں کی تعلیمی روش کا اندازہ لگایا جائے تو غیر محدود پستی کو دیکھکر رونا آتا ہے۔ بات یہ ہے کہ سربر آوردگان قوم کی نظر دیہاتی برادران پر بہت کم پڑتی ہے سچ

یاراں از حال من آگاہ بودے کاشکے!

(۳) چشم ما روشن دل ماشاد۔ جب دیہاتی مسیحیوں کی فوج میں شاندار بھرتی کے شمار و اعداد پر نظر پڑتی ہے تو معاً دل میں خیال آتا ہے کہ گمنام مسیحی جماعت کی قومیت کی جو بنیاد آئندہ رکھی جائے گی اُس کا سنگ بنیاد مسیحیوں کی فوج میں بھرتی ہے۔ سکھ قوم کی بنیاد بھی اسی فوجی سپرٹ سے ظہور میں آئی۔ اگرچہ من چلے جوانوں کی ایک جماعت فوجی طاقت پیدا نہ کر لیتی۔ تو آج سکھ قوم کا مشکل سے صفحہ دہر پر نام باقی رہتا۔ اسی مسئلہ کو مد نظر رکھ کر ہماری جماعت کے پیشوا بھی مدتوں سے پنجابی مسیحیوں کے فوج میں لئے جانے پر زور دے رہے تھے۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی

(۴) بھلا ہو جنگ یورپ کا

کہ ہم گمنام رعایائے سرکار کو بھی ادائیگی حق وفاداری کا موقعہ ملا۔ اور مسیحیوں نے بھی وہ حق وفا ادا کر کے دکھایا کہ افسران بالا اُن کی جرات و شجاعت۔ مردانگی اور وفاداری کے مداح و ثنا خواں ہونے لگے۔ سرکار دولتمدار نے بھی مسیحی رجمنٹ نمبر ۱ پنجابیز کے انڈین مسیحی صوبیدار مسٹر چوہڑ جی صاحب کو شاہی کمیشن عطا کر کے قدر کی جس کے لئے ہمیں گورنمنٹ کا مشکور ہونا چاہیئے۔

(۵) لیکن مندرجہ ذیل فہرست جو سول ملٹری گزٹ میں ان فوجی اقوام ہند کی شائع ہوئی ہے جنہوں نے فوجی عمر (۱۸ سے ۲۵) میں سے کم از کم دو فیصدی (۲) کے جوان فوج میں دیئے ہیں۔ پڑھکر سخت افسوس لگتا ہے کہ ساری فہرست میں مسیحی قوم سب سے نیچے ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) شمال مغربی سرحدی صوبہ کے پٹھان	۲۰۰۴
(۲) گورکھے	۱۷۰۴
(۳) سکھ	۱۶۰۲
(۴) گڑھوالی	۱۰۰۳
(۵) پنجابی مسلمان	۱۰۰۲
(۶) جاٹ (پنجاب۔ یو۔ پی۔ راجپوتانہ	۸۰۹
(۷) ڈوگرے۔	۸
(۸) گوجر (پنجاب۔ یو۔ پی۔ راجپوتانہ	۶۰۲
(۹) مسلمان (راجپوتانہ۔ وسطی ہند)	۵۰۶
(۱۰) مور اور بنیا۔	۴۰۹
(۱۱) راجپوت (راجپوتانہ۔ پنجاب۔ یوپی۔	۴۰۸
(۱۲) نیار	۳۰۴
(۱۳) کورگ	۳۰۲
(۱۴) کماؤنی	۳۰۰
(۱۵) تامل	۲۰۸
(۱۶) مرہٹے	۲۰۶
(۱۷) ہندوستانی مسلمان	۲۰۴
(۱۸) مسیحی (پنجاب۔ مدراس۔ بمبئی۔)	۲۰۲

(۶) اس میں شک کو بھی شک نہیں۔ کہ مندرجہ صدر فہرست پر نظر کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ ہم جو قومی فوجی طاقت پر ناز ان ہو رہے تھے۔ جب ہمسایہ اقوام کے برابر کھڑے ہوئے تو سب سے پیچھے نکلے لیکن ہمیں اس بات کی خوشی ہے۔ کہ شکر ہے۔ کہیں تو ہیں۔ اور جب کہیں نہ کہیں ہیں تو کوشش کرنے سے آگے بھی بڑھ سکتے ہیں۔ نور افشاں مجریہ ۱۸۔ اکتوبر میں مسٹر ایم۔ ایل ریا رام صاحب پریذیڈنٹ انڈین کرسچن ایسوسی ایشن پنجاب کی اپیل متعلقہ فوجی بھرتی اور قرضہ جنگ پڑھکر دل کو از حد خوشی ہوئی کہ پیشوایان قوم کے سینے میں بھی کچھ غیرت چٹکیاں لینے لگی ہے۔ امید ہے کہ اگر پنجابی مسیحی مالی حالت کی ناقابل بیان کمزوری کے باعث ایک معتدبہ رقم قرضہ جنگ میں نہیں دے سکتے تو

کافی تعداد میں فوج کے لئے مزید جوان مہیا کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ع

جو زرا نگو تو بے زبیں پہ سرا نگو تو حاضر ہے

(۷) آخر میں ہم یہ کہے بغیر نہیں سکتے کہ کہاں ہیں تدبران قوم صوبجات متحدہ کیوں نہیں اس سنہلے موقعہ سے فایدہ اٹھا کر متحد کوشش کر کے صوبہ یو۔ پی سے۔ جہاں کئی ایک لاکھ مسیحیوں کی آبادی ہے۔ ایک دو نئی مسیحی رجمنٹیں کھڑی کرتے؟ یا پنجابی رجمنٹ ہی میں شامل ہو جاتے؟ جب موقعہ ملا ہے تو کیوں نہیں کچھ کر گزرتے؟ صاحبو! اگر آتش غیرت آپ کے سینوں پر سے ابخاد غفلت کو آج دور نہ کر دے تو بعد میں آپ کی اور آپ کی حالت پر سب کو افسوس ہوگا

وقت جاتا رہا۔ تو روؤ گے
پھر نہ کہنا کہ کوئی کہتا تھا
خادم

پنجاب میں جبری تعلیم

اور

موجودہ نصاب مدارس میں اصلاح و ترمیم

(۱) صوبہ پنجاب کی قانونی کونسل نے ملک کی عام جہالت کو دور کرنے کے لئے تعلیم بالجبر کا قانون پاس کیا ہے اور تمام ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپل کمیٹی بمنتظمان سکول اور سربرآوردہ اصحاب سے اس بارہ میں رائے طلب کی ہے۔ جس کی رو سے مقامی پبلک کی رضامندی پر ہر ایک طبقہ اور فرقہ کے ہر ایک لڑکے کو مجبوراً چار سال سکول میں رہنا پڑیگا۔ اس کے متعلق جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب نے ایک نوٹ شایع کیا ہے جس کو مختصراً نور افشاں میں مسیحی جماعت کی آگاہی اور غور و فکر کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ پبلک کو اس امر پر بحث کرنے کا اختیار ہے غیر مسیحی اخبارات میں خوب رائے زنی ہو رہی ہے۔

نصاب تعلیم پر نوٹ۔

(۲) چونکہ مجوزہ قانون تعلیم بالجبر کی رو سے چار سال کا جبری عرصہ تعلیم رائج کرنا تجویز ہوا ہے۔ اس واسطے موجودہ پرائمری سکولوں کو بدلنا پڑیگا۔ کیونکہ موجودہ درجہ پرائمری میں پانچ جماعتیں ہیں۔ اور لوئر پرائمری میں تین۔ اور کسی میونسپلٹی میں پانچ ورنیکلر جماعتوں کا پرائمری سکول موجود نہیں لہذا اس نئے قانون کو مدنظر رکھ کر ضروری ہے کہ۔

(۱) میونسپلٹی چار ورنیکلر جماعتوں کے نئے پرائمری سکول تعداد کثیر میں کھولے یا۔

(۲) ہر ایک لڑکے کیلئے جس نے چار ورنیکلر پرائمری سکول کی چوتھی جماعت میں پڑھنے پر مجبور کیا جاوے۔ فیس ادا کرے۔ (جس کی مقدار ۱۲ آنے تک ہو سکتی ہے۔) یا

(۳) موجودہ نصاب تعلیم میں اس طرح اصلاح و ترمیم کیجائے۔ کہ انگریزی کی تعلیم شروع ہونے سے پیشتر چار سال کا ورنیکلر کورس پاس کیا جا سکے۔

(۳) جناب ڈائرکٹر صاحب کی دانست میں شق سوم قابل ترجیح ہے۔ یعنی آئیندہ چار ورنیکلر جماعتوں پر مشتمل ہو۔ لہذا انہوں نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی ہیں:۔

(۱) تمام سرکاری۔ بورڈ اور میونسپل پرائمری سکولوں چار ورنیکلر جماعتیں ہوں۔

(۲) بڑے قصبات کے مدارس میں جہاں عملہ (اساتذہ) اور جائے رہائش عمدہ اور کافی ہو۔ چھ سال کا کورس ہو جس میں ورنیکلر پانچویں اور چھٹی جماعت کا کام شامل ہو۔

(۳) "اپر" اور "لوئر" پرائمری اور "ایلیمینٹری" (دیہاتی) مدارس کا امتیاز دور کر دیا جاوے۔ چار جماعتوں کے مدارس کو پرائمری اور چھ جماعتوں کے مدارس کو لوئر مڈل سکول کہا جائے۔

(۴) انگریزی کی تعلیم بجائے چوتھی جماعت کے پانچویں میں شروع ہو۔ اور انگریزی مضمون کو بیش از پیش وقت دیا جائے۔ لیکن امدادی سکولوں کو اختیار ہوگا کہ وہ اس عرصہ سے پیشتر انگریزی کی تعلیم شروع کر دیویں۔

(۵) ورنیکلر مڈل سکولوں میں جہاں والدین انگریزی تعلیم کے اخراجات کے متحمل یا اپنے بچوں کو انگریزی پڑھانے کے خواہشمند نہوں۔ انگریزی کو اختیاری مضمون قرار دیا جائے۔

(۶) آئیندہ جماعت بندی مفصلہ ذیل طور پر عمل میں آئے۔

(۱) یکم دوم سوم اور چہارم	حصہ پرائمری
(۲) پانچویں اور چھٹی	حصہ لوئر مڈل
(۳) ساتویں اور آٹھویں	حصہ مڈل
(۴) نویں اور دسویں	حصہ ہائی

(۷) پرائمری اور مڈل کلاسوں کا نصاب تعلیم اس طرح پر ترمیم کیا جائے کہ قصباتی سکولوں کے حصہ مڈل میں دستی (صنعتی) اور دیہاتی میں زرعی تعلیم دیجائے۔ جس طرح پر کہ مقامی حالات اجازت دیویں

(۸) مندرجہ بالا تجاویز کے بارہ میں تمام سکول انسپکٹروں سے مشورت کیگئی ہے۔ اور وہ سب کے سب یک زبان ہو کر مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر اس سکیم کی تائید کرتے ہیں۔

(۱) ا۔ یکساں طور پر چار ورنیکلر جماعتوں کے پرائمری مدارس کا ہونا اس لئے لازمی ہے کہ قانون تعلیم بالجبر میں چار سال کا عرصہ تعلیم تجویز کیا گیا ہے اور نیز کثیر التعداد دیہاتی پرائمری سکول "واحد" استادوں کے زیر تعلیم ہیں۔ اور نئے قانون کے مطابق بے شمار چھوٹے چھوٹے دیہات میں پرائمری



سکول کھلنے والے ہیں۔ ڈسٹرکٹ فنانشل کمیٹی نے (ریزولیوشن ۱۰ (م) میں) فیصلہ کیا ہے کہ ایک استاد چار سے زیادہ جماعتوں میں کام نہیں کر سکتا۔ پانچ جماعتوں کے ایک استاد کے ہاتھ میں دیدینے کے نقائص تعلیمی رپورٹ کے صفحات ۲۷، ۲۸ ضمیمہ میں بتفصیل بیان کئے گئے ہیں

اس صوبہ میں بلحاظ اوسط زمانہ تعلیم چار سال ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خوشحال والدین بھی اپنے بچوں کو چار سال تک ہی سکول میں بھیجیں گے۔

ب۔ لیکن بعض والدین کو چار سال کا یکساں عرصہ تعلیم ناگوار گذریگا۔ کیونکہ گو وہ مدارس ثانوی کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ تاہم پانچ تک بخوشی اپنے بچوں کو ورنیکلر پرائمری سکولوں میں بھیجتے ہیں مثلاً ضلع سیالکوٹ میں بہت سے پرائمری سکولوں میں ۱۵۰ یا اس سے بھی زیادہ لڑکے پڑھتے ہیں۔

شروع میں تجویز کیگئی تھی کہ ایسے مدارس سے پانچویں ملحق کر لیجائے۔ مگر مسٹر کراس صاحب نے لوئر مڈل سکول کی تجویز پیش کی۔ جو قابل ترجیح ہے۔ اس لئے دیہاتی مدارس کا معیار ورنیکلر تعلیم کو بڑھانا اور اعلےٰ کرنا پڑیگا۔ اور تمام لوئر مڈل مدارس میں ٹرینڈ ہیڈماسٹر کا ہونا لازمی ہوگا۔ بہار، بمبئی اور مدراس کے صوبجات میں "خاص" جماعتوں کے الحاق کا عملدرآمد ہے

(ج) مجوزہ چار سال کے جبری زمانہ تعلیم کے باعث تین جماعتوں کی لوئر اور پانچ کی اپر پرائمری بالکل غیرموافق اور فضول ہیں۔ امدادی دیہاتی سکولوں کو نیا چار سال کا کورس پڑھانا ہوگا۔ ورنہ وہ امداد اور منظوری کے مستحق نہ ہونگے۔

(۶) سب سے زبردست دلیل اس بارہ میں یہ ہو سکتی ہے کہ انگریزی کی تعلیم پانچویں جماعت میں شروع ہو تاکہ شروع سے لیکر یونیورسٹی کی آخری تعلیم تک تعلیم کا ایسا زینہ رکھا جائے کہ پرائمری سکول کے لڑکوں درجہ مڈل میں جاکر رکاوٹ پیدا نہ ہو کیونکہ موجودہ نصاب کے مطابق ورنیکلر پرائمری سکولوں کے طلباء کو (۱) ایک سال مزید۔ جونیئر سپیشل جماعت میں ضائع کرکے حصہ مڈل میں شامل ہونا پڑتا ہے۔ اور ورنیکلر مڈل پاس کرنے والوں کو دو سال مزید صرف کرنے پر نویں جماعت میں جانے کا موقعہ ملتا ہے۔

تعلیمی کانفرنس منعقدہ اگست ۱۹۱۷ء بمقام شملہ میں بڑی سرگرم بحث کے بعد فیصلہ ہوا تھا۔ کہ انگریزی کی تعلیم شروع کرنے کا درست وقت پانچویں جماعت سے شروع ہوتا ہے اور چوتھی میں شروع کرنا قبل از وقت ہے۔ صوبہ بنگال میں چوتھی جماعت میں انگریزی شروع کرنے کا عملدرآمد ہے۔ اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں پانچویں جماعت میں۔ لیکن بنگال کے نمائندگان میں سے کسی کو یہ ثابت کرنے کی یہ جرات نہ ہوئی۔ کہ انٹرنس پاس کرنے پر صوبہ بنگال کے سات سال انگریزی پڑھنے والے لڑکے کی قابلیت شمال مغربی سرحدی صوبہ کے چھ سال انگریزی پڑھنے والے لڑکے سے زیادہ ہے۔ جب یہ حال ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ (۱) والدین کو مفت میں ایک سال اینگلو ورنیکلر سکول کی گراں فیس اور (۲) منتظمان مدارس کو ایک انگریزی ٹیچر کی تنخواہ سے سبکدوش نہ کیا جائے۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ صوبہ بنگال میں ٹرینڈ استادوں اور نئے طریقہ تعلیم (ڈائرکٹ میتھڈ) کی عدم موجودگی کے باعث بےفائدہ ایک مزید سال اسی مضمون کے پڑھانے میں لگتا ہے

یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ جس قدر جلدی انگریزی کی تعلیم شروع کیجائے گی۔ اتنا ہی زیادہ خرچ ہوگا۔ اور اتنے ہی تھوڑے لڑکے انگریزی پڑھینگے۔ اور چونکہ نہ تو سرکار کافی ٹرینڈ استاد رکھ سکتی ہے۔ اور نہ ہی اتنے مل سکتے ہیں۔ اس واسطے ان ٹرینڈ ٹیچروں کو انگریزی جیسا مشکل مضمون دینے سے معیار قابلیت بہت ہی گھٹ جاویگا۔ اس واسطے پانچویں جماعت سے لیکر انٹرنس تک چھ سال کا کورس قابل ترجیح ہے۔

نتائج

(۵) (۱) اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یکساں طور پر انگریزی کی تعلیم شروع کرنے سے پیشتر برغبت یا بالجبر چار سال تک ہر ایک لڑکے کو ورنیکلر تعلیم حاصل کرنی ہوگی۔ اور انگریزی شروع کرنے سے پیشتر دیہاتی پرائمری مدارس کے طلبا کو ایک سال اور ورنیکلر مڈل اول کو دو سال کے بےفائدہ مزید کورس کی مزاحمت پیش نہ آئیگی (۱) والدین کو ایک سال کی فیس (۲) لڑکوں کو ایک سال مزید کی پڑھائی اور (۳) منیجران سکول کو ایک انگریزی استاد کی بچت ہو جائے گی۔ امید ہے کہ تمام امدادی مدارس بھی اس تجویز کی خوبی کے جلدی ہی قائل ہو جائیں گے۔

(۲) ڈسٹرکٹ بورڈ تعلیمی خرچ کی کمیٹی نے تجویز کیا تھا کہ ورنیکلر مڈل سکولوں میں انگریزی اختیاری مضمون ہو۔ اس واسطے ورنیکلر مڈل کی پڑھائی ختم کرکے انگریزی پڑھنے والوں کو کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔

(۳) صوبہ پنجاب میں پانچویں اور چھٹی جماعت کی اصطلاح کا عام استعمال ہے۔ اس واسطے درجہ لوئر مڈل میں ان کا استعمال مقبول عام ہوگا۔

(۴) مندرجہ بالا سکیم کا خاکہ بنتے ہی انسپکٹر صاحبان جدید نصاب تعلیم اور نقشہ انضباط اوقات بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ درجہ مڈل میں انگریزی کا مضمون متبادلہ (Alternative صنعتی اور زرعی تعلیم ہوگا۔ لوئر مڈل میں تاریخ کو ورنیکلر مضامین شامل کرنے سے انگریزی کے

کے لئے دو مزید پیریڈز دستکاری تعلیم) حاصل ہو سکتے ہیں

مجوزہ نقشہ نصاب تعلیم درجہ مڈل

نمبر شمار	مضامین	لوئر مڈل (پانچویں و چھٹی جماعت) انگلو ورنیکلر	لوئر مڈل (پانچویں و چھٹی جماعت) ورنیکلر	اپر مڈل (ساتویں و آٹھویں جماعت) انگلو ورنیکلر	اپر مڈل (ساتویں و آٹھویں جماعت) ورنیکلر
۱	ورنیکلر اردو پنجابی یا ہندی)	۲	۱۰	۵	۰
۲	جغرافیہ	۳	۳	۳	۳
۳	تواریخ	۲	۲	۲	۲
۴	ڈرائنگ (نقشہ کشی)	۲	۲	۲	۲
۵	علم حساب	۶	۹	۶	۹
۶	دستی یا زرعی تعلیم	۴	۴	۲	۶
۷	زبان ثانی (فارسی، عربی سنسکرت یا اور مشرقی زبان)	۰	۵	۷	۷
۸	مساحت اور سائنس	۰	۴	۰	۵
۹	انگریزی	۱۲	۰	۱۲	
		۳۹	۳۹	۳۹	۳۹

یادداشتیں

۶ - (۱) اس حساب سے ہر ایک ہفتہ میں ۳۹ پیریڈز ہونگے۔ اور ہفتے میں پانچ ایام میں ۴۵ منٹ کی سات پیریڈز۔ اور سنیچر کے روز چار۔ ورزش اور تفریح کے لئے ایک پیریڈ علاوہ ازیں ہوگی۔

(۲) پہلے چھ مضامین مڈل سکول کی ہر دو شاخہائے ورنیکلر اور انگلو ورنیکلر میں اکٹھے پڑھائے جاویں۔

(۳) بجائے ۵ سال تک ۱۰ پیریڈ روزانہ انگریزی پر صرف ہوں۔

(۴) ورنیکلر شاخ کے لڑکوں کی پڑھائی مڈل پر ختم ہوگی۔ اس واسطے انگریزی کی ۱۲ مزید پیریڈ کی کسر دوسرے مضامین میں نکلجائیگی۔

(۱) جیومیٹری اور الجبرا کے لئے تین پیریڈز

(ب) چارسالہ کا زبان ثانی کا کورس جس میں وہ انگریزی پڑھنے والوں سے علیحدہ امتحان دینگے۔

(ج) چارسال کا مساحت (صرف پانچویں میں)

اور سائنس کا کورس اور

(د) درجہ اپر مڈل میں مزید چار پیریڈز دستی اور زرعی تعلیم کے لئے ہونگی۔

(۵) انگریزی پڑھنے والے طلبا زبان ثانی میں بجائے تین سالوں تک پانچ پیریڈ ہفتہ واری کے سات پیریڈز ہفتہ واری دو سال تک پڑھینگے۔ ایک پیریڈ فی ہفتہ کی جو ایک سال تک بچت ہوگی وہ انگریزی کو دی جاوے گی۔

(۶) جہاں دستی اور زرعی تعلیم کا انتظام نہ ہو سکے ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ کو اختیار ہوگا کہ اس وقت کو کسی دوسرے مضمون میں صرف کرے۔

نوٹ۔ ہیڈ ماسٹروں کو اس سکیم میں انسپکٹر صاحب کی منظوری سے تبدیلی یا ترمیم کرنے کا کھلے طور پر اختیار ہوگا

خان

مذہبی طریقہ تعلیم

گذشتہ سے پیوستہ

(ب) جبکہ استاد کہانی سنا رہا ہے تو سننے والوں کی توجہ تصویر کی طرف نہیں جھکتی۔ تصویر کے بارے میں نہیں سوچتے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اس سے پہلے کہ تصویر کا موقعہ نہ پہونچ جاوے۔ اگر استاد شروع میں تصویر دکھلاوے تو یہ سب نقص پائے جائینگے۔

(ب) اس طریقہ سے شوق اور دلچسپی پیدا ہوگی۔ کیونکہ سننے والے بڑے شوق سے تصویر کی انتظاری کرتے ہونگے۔ اُستاد شروع میں یوں کہے کہ اگر تم لوگ اچھی دھیان سے سنو تو جب میں تصویر دکھلاؤں اُس کا مطلب صاف ہوگا برخلاف اس کے اگر اُستاد شروع میں بے موقعہ تصویر دکھلائے۔ تو لڑکے دیکھکر توجہ نہ دینگے۔ اور دلچسپی تصویر کی طرف سے جاتی رہیگی۔

(ج) اس طریقہ سے لڑکے خود تصویر کی ہر ایک بات بتلا سکتے ہیں۔ اگر ٹھیک موقعہ سے پہلے تصویر دکھلائی جاوے تو لڑکے اپنے آپ سے مطلب نہیں نکال سکتے۔ یا وہ بالکل غلط بیان کرینگے لیکن ٹھیک موقعہ پر دکھلانے سے لڑکوں کی عقل اور سمجھ کام میں آتی ہے۔ اس لئے وہ زیادہ اچھی طرح سے یاد رکھیں گے۔

سوال وجواب کا استعمال

جب ہم تصویر دکھا چکے ہیں اور اُس کا پورا مطلب نکال چکے ہیں۔ تب ہم ذیل کا طریقہ کام میں لائیں تاکہ کہانی کے واقعات اور تعلیم لڑکوں کی یاد میں رہے۔ ہم بار بار مختلف سوال تصویر اور اُس کے مطلب کے بارے میں پوچھیں۔ جبتک کہ سننے والے ہر ایک بات کے بارے میں ٹھیک جواب نہ دے سکیں۔

(نوٹ) کا رندوں کی مدد کے لئے تصویروں پر سوال وجواب کی کتاب مصنف پادری اے۔ کرا سٹویٹ تصنیف کی گئی ہے۔ جو کہ نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی الہ آباد سے مجلد ۸ سٹنٹ کو مہیا ہو سکتی ہے۔ اُستاد یہ کتاب اپنے پاس رکھے اور سوال وجواب کو خوب حفظ یاد کرے۔ تاکہ کوئی ضروری بات تعلیم سے نہ رہ جاوے۔

۲- گاؤں میں یا محلے میں اتفاقی جلسے

اس موقعہ پر جو لوگ آئے ہیں اتفاق سے آئے ہیں وہ مسیحی نہیں ہیں۔ اور نہ متلاشی۔ ممکن ہے کہ اُن کے سننے کا پہلا موقعہ ہے۔ اگر بیان دلچسپ نہ ہو تو وہ چلے جائینگے۔ اگر معلوم ہوتا ہے کہ لوگ شوق سے سنتے ہیں اور ہمارے بیان میں دلچسپی

پیدا ہوتی ہے۔ تو بہتر ہوگا کہ ہم وہی طریقہ استعمال کریں جو اوپر بتایا گیا ہے۔

لیکن اگر ہم تصویروں کو بجیڑ اکٹھا کرنے کے دکھلانا چاہتے ہیں۔ تو ہم اوپر کا طریقہ کام میں نہیں لا سکتے۔ کیونکہ ایک دو شروع میں دکھلانا چاہیئے اس وقت ہم ذیل کا طریقہ کام میں لائیں۔

الف۔ پہلے جب تصویر کا ہم بیان کرینگے ہم ایک مہا شروع میں دکھلا دیں۔ اور آہستہ آہستہ دیکھنے والوں سے تصویر کی ہر ایک بات نکلوائیں۔ مثلاً یہ کون ہے آدمی یا عورت۔ بوڑھا یا جوان۔ خوش یا رنجیدہ۔ کیا کرتا ہے۔ کہاں پھول ہیں یا درخت۔ میدان یا گھر۔ کپڑا کیسا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جہاں تک کہ تصویر کا مطلب صاف ہو جاوے۔

ب۔ تب کہانی دلچسپ طور پر سنائی جاوے۔ اگر ہو سکے اس وقت تصویر بند کرو۔ اور کہو کہ جب ٹھیک موقعہ آوے تو میں پھر دکھلاؤنگا۔

ج۔ جب تصویر کا عین موقعہ آوے تو پھر تصویر دکھاؤ۔ اور جہاں تک ہو سکے سننے والوں سے مطلب نکلواؤ۔ جیسا کہ پہلے طریقہ میں۔

ضروری ہدایات بچاؤں اور بچوں کے لئے جہاں تک ہو سکے ہم ایسی تصاویر چن کر دکھائیں کہ جن میں بہت کم باتیں ہوں۔ اور جنکا مطلب ایکدم صاف نظر آتا ہے۔ ایسی تصویریں مت دکھلاؤ جن میں بہت سے شخص نظر آتے ہیں اور جن میں طرح طرح کا کام ہو رہا ہے۔

سبق کی تیاری کرتے وقت ضروری سوالات۔

۱۔ سننے والوں کی حالت کیسی ہے۔ عمر لیاقت مذہب وغیرہ۔

۲۔ کون سی کہانی سننے والوں کی حالت کے موافق ہوگی؟

(۳) کہانی کی خاص غرض کیا ہے۔ اور کس طرح سے یہ صاف ہو سکتی ہے؟

(۴) کس طرح سے دیباچہ لکھا جائے۔ تاکہ دلچسپ ہو۔ کیا دیباچہ کے دو حصے کئے گئے۔

الف۔ گذشتہ سبق سے تعلق۔

ب۔ نئے سبق کے لئے تیاری۔

(۵) دیباچہ میں کون سے سوال پوچھتے ہیں۔ تاکہ لڑکوں کی توجہ کہانی کی طرف مائل ہو۔

(۶) کہانی کی کتنی تصویریں دکھلائی جا سکتی ہیں؟

(۷) ہر ایک تصاویر کا بیان کس طرح سے کرنا ضروری ہے۔ تاکہ دلچسپ ہو۔ کیا کیا سوالات کرے اور کیا کیا بیان کرنا ہے۔

(۸) ہر ایک سوال کی روحانی تعلیم کیا ہے۔ اور کس طرح سے تھوڑے سے سوالات کے ذریعہ یہ تعلیم نکالی جا سکتی ہے۔

(۹) کیا کیا چھوٹے محاورے یا کون کون سی سنہلی آیات حفظ کرانی ہے۔ تاکہ روحانی تعلیم یاد رہے۔

(۱۰) کس موقعہ پر تصویر دکھلانی ہے۔

(۱۱) کس طرح سے دہرانا اور کیا کیا سوال پوچھنے ہیں۔ الراقم:- جان اے۔ ڈی۔ عطاءاللہ (کیپٹل) مبشر انجیل شریف۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ قصبہ نرپوڑہ۔ ضلع میرٹھ یو۔پی۔

”پنجابی کرسچن رجمنٹ“

(۱۷ پنجابیز)

(۱۷ پنجابیز جو آجکل حیدرآباد سندھ میں مقیم ہے۔ روز بروز حیرت انگیز ترقی کر رہی ہے۔ اسی فوج کے بہت سے سپاہی بوشہر واقعہ ملک ایران میں خدمات انجام دینے کی غرض سے چلے گئے ہیں۔ اور کچھ نوجوان بغداد میں مقیم ہیں لیکن رجمنٹ مذکور کا ڈپو حیدرآباد واقعہ ملک سندھ ہے۔ یہ نوجوان دلی شوق اور محنت شاقہ سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ خصوصاً اس کی ترقی کا باعث یہ ہے کہ اس کے کمانڈنگ افیسر صاحب بہادر ایک نکتہ رس اور عقیل و دلیر شخص ہیں۔

ناظرین نورافشاں سے ملتجی ہوں کہ رجمنٹ مذکور کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اس کی بہتری و بہبودی کے لئے دست بدعا رہیں مفصل حالات پھر کبھی ہدیہ ناظرین کرونگا۔ فقط والسلام۔

بنلہ ۔ پرواز ۔ حال مقیم حیدرآباد سندھ“۔

تلاوت اعمال

پادری بی ایل رائے پروفیسر تھیولاجیکل سیمنری کا نام کثرت تصانیف کے باعث ایسا اشتہر ہے کہ کسی مزید تعارف کا محتاج نہیں۔ حال ہی میں تلاوت اعمال کی کتاب ان کی ماہر القلم سے نکلی ہے۔ آپ کی اس تصنیف سے مسیحی مذاہب کے خاصکر اردو لٹریچر میں واقعی ایک قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ فی الواقعہ اردو زبان میں تو اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ پہلے بھی اردو زبان میں کتاب اعمال پر کچھ تفسیریں لکھی گئی ہیں۔ لیکن اس کتاب کا طرز تحریر ان سب سے نرالا ہے۔ اس میں قابل مصنف نے ہر ایک آیات کے مطلب کی پوری پوری تشریح فرمائی ہے اور ساتھ ہی جابجا حسب موقعہ ناظرین کے علمی نکات روحانی اسباق۔ مفید اشارات اور عملی نصیحتوں کا ایسا ذخیرہ بہم پہنچایا ہے کہ کتاب کو ہر پہلو سے

کامل کر دکھایا ہے۔ کوئی ایسی تاریخی پیچیدگی نہیں جس کا حل کتاب میں موجود نہیں ہے جہاں واعظین کو بنے بنائے وعظ مل سکتے ہیں وہاں ساتھ ہی کم لیاقت لوگوں کے لئے عام فہم اسباق عالموں اور کلیسیانہ مزاج کے لوگوں کے لئے فلسفیانہ خیالات، روحانی چاشنی والوں کے لئے گہرے روحانی خیالات موجود ہیں۔ بحیثیت مجموعی یہ کتاب خادم الدینوں۔ منادوں۔ اُستادوں واعظوں کو غرضیکہ ہر درجہ اور لیاقت کے لوگوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ امید ہے کہ تمام علم دوست اصحاب اس نادر کتاب کے مطالعہ سے ضرور فائدہ اُٹھاویں گے۔ اور اس کی واجبی قدردانی سے لائق مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائینگے۔ یہ کتاب رومن اُردو حروف میں پورے ۵۰۰ صفحہ پر چھپ کر تیار ہوئی ہے۔ جو صاحب چاہیں مصنف سے ۵ روپیہ (عہ) قیمت پر طلب فرما سکتے ہیں۔

راقم۔ عبدالحق۔ سیمنری۔ سہارنپور۔

اشتہار

آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو۔ آل انڈیا سنڈے اسکول کا بائیبل کا امتحان۔ یو۔ پی۔

یہ امتحان امسال ۱۴ دسمبر ۱۹۱۸ء کو ہوگا۔

منتظمان سے عرض ہے کہ ذیل کی ہر ایک بات پر غور کریں۔

مضامین

یہ امتحان امریکن انٹرنیشنل اسباق اور سنہلی آیات میں ہوگا۔ جو دسمبر کے پینتر کے ۲۵ اسباق میں پائے جاتے ہیں۔

نظرثانی کے اسباق پر سوال نہیں کئے جائینگے اُستاد اور سینیئر ڈپارٹمنٹ میں سوال نہ صرف اس حصہ پر جو پرچہ میں ہے پر انجیل اور عہد کی آیتوں پر بھی ہونگے۔ باقی طلبا سے صرف متن پر سوال کئے جائیں گے۔

کون امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں

ہر ایک طالب علم جس نے ۲۵ سبق مذکورہ بالا سنڈے اسکول میں پڑھے ہوں۔ خواہ وہ مسیحی ہو یا غیر مسیحی۔

وقت۔ تین گھنٹے۔ بہتر ہوگا کہ یہ وقت صبح کا ہو تین گھنٹہ متواتر بیٹھنا ہوگا

مقام امتحان۔

امتحان کسی جگہ میں ہو سکتا ہے۔ جہاں نگرانی ہو سکے۔ اگر ایک سے زیادہ امتحان لیا جاوے تو فریق علیحدہ علیحدہ کمروں میں بٹھا دیئے جاویں اور منتظم خبرداری سے نگرانی کرے۔

امتحان کے کاغذات کے لئے درخواستیں جلد مشتہر کے پاس بھیجی جاویں۔ تاکہ وہ ضرورت کیمطابق کاغذات چھپوائے۔ کیونکہ قیمت کاغذات کی گراں ہے اور حتی المقدور کم خرچ کرنا چاہیئے۔

سوال کے کاغذات دستور کے موافق "وی پی" بھیجے جاوینگے۔

اگر اور کوئی بات ہو تو مشتہر سے خط و کتابت کیجاوے۔

المشتہر

اے۔ این شاہ۔ آنریری اگزامن سکرٹری کانپور۔

مُوئی بابا

گذشتہ سے پیوستہ

تاریخ ۱۸۔ آج کا دن بھی باپ کی مہربانی سے گزر چلا۔ صرف باپ ہی کی مہربانی محسوس کر رہا ہوں تو بھی باپ کو ویسا پکڑ نہیں سکتا جس طرح کہ پکڑنے سے دل کی تمنا پوری ہو جائے۔

تاریخ ۱۹۔ عزیز باپ کے فضل سے اُس کی بے حد محبت محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن میرا گناہ اب تک مجھ کو چھوڑ نہیں گیا۔ باپ مجھ کو ضرور اچھا کر دیگا۔ رات اچھی حالت میں نہیں کٹی۔

تاریخ ۲۰۔ آج صبح سے باپ کی بیحد مہربانی محسوس کر رہا ہوں۔

تاریخ ۲۱۔ آج میری زندگی میں جو واقعہ ہوا۔ سو حاجی صاحب کی زندگی سے کچھ کم نہیں۔ جو دو بھائی مجھ کو روز اوپر سے کھانا لا کر دیا کرتے تھے اُن میں سے ایک نے کل شام کے وقت مجھ سے پوچھا کیا تم نے گرو گرہن کیا؟ میں بولا نہیں۔ اگر ایشور کو پکار کے اُسے نہ پاؤں۔ تو گرو گرہن کرنے سے کیا بنیگا؟ انہوں نے پوچھا رام اور کرشن جی کون تھے؟ میں بولا مانش تھے۔ اس پر انہوں نے سخت غصے ہو کر مجھ کو ناستک نام سے نامزد کیا۔ اور مہاتما دیانند سرسوتی کا چیلا سمجھے اور بھی بہت باتیں ہوئی تھیں جن سے وہ خفا ہو گئے تھے ایک تو آج صبح ہی کو کسی گاؤں میں اپنے گھر چلا گیا۔ دوسرا کھانے کے وقت میرا کھانا لانے سے انکار کر کے مجھ کو اوپر جانے کے لئے کہہ گیا۔ میں وقت پر اوپر گیا پر انہوں نے کھانے کے لئے مجھے نہیں بلایا۔ باپ مجھکو میرے گھر پر بٹھا کر کھانے کو دیگا۔ اس حکم کی نافرمانی کر کے اوپر آیا ہوں لیکن ایسا ہوا۔ یہ سمجھ کر میں نیچے اُتر آیا۔ آج صبح ہی سے باپ مجھ کو عجیب حالت سے معمور کر رہا ہے میں آ کر دعا مانگنے لگا۔ تھوڑی دیر میں وہی شخص آ کر کہنے لگا۔ کہ مجھ کو بخار چڑھ گیا ہے۔ یہ کہکر لیٹ گیا۔ لیکن کیا باپ کبھی بیٹے کو مجبور کر رہ سکتا ہے؟ تھوڑی ہی دیر میں اوپر سے ایک شخص میرا کھانا

لیکر حاضر ہوگیا۔ سارک لے یہ ادہ کیا لکھوں۔

تاریخ ۲۲۔ آج گنج لعل کا خط ملا۔ پڑھکر آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ گنج لعل کے خط کا جواب دیا ان وقت داریوں کے سبب باپ کی مہربانی محسوس کرنے میں بڑی رکاوٹ ہوتی۔

تاریخ ۲۳۔ عام طور سے حالت اچھی ہے۔

تاریخ ۲۴۔ حالت اچھی نہیں۔

تاریخ ۲۵۔ آج حالت اچھی ہے

تاریخ ۲۶۔ دن تو ایک طور سے کسی قدر اچھا گزرا تھا۔ پر رات بڑی مشکل میں کٹی۔

تاریخ ۲۷۔ دعا سہی ہے۔ جسمانی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

تاریخ ۲۸۔ آج باپ کی مہربانی سے دن اچھا ہی گذرا ہے۔ ایکانت جگہ نہ ہونے سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ بیدھی بابا کے سرآودھ کے ابھی دس دن باقی ہیں آج مٹھائی بنانے اور دیگر کام کے لئے الہ آباد سے بیس پچیس آدمی آئے ہمارا گھر آج تک ٹھیک ہے۔ اگر شور و غل ہوگا تو چترکوٹ جانیکا ارادہ ہے۔

تاریخ ۲۹۔ دن ایک طرح سے اچھا کٹ رہا ہے آج تک ہمارے گھر میں شور و غل نہیں۔ دیکھتا ہوں باپ کیا کرتا ہے۔

تاریخ ۳۰۔ باپ کی بے حد مہربانی سے دن کٹ گیا۔ باپ کے قدموں پر کروڑ ہا سجدہ کرتا ہوں

۱۱

ماہ اکتوبر۔ تاریخ ۱۔ اس مہینے میں تجھکو کروڑ ہا سجدہ کرتا ہوں۔ تیرے بغیر میرا اور کوئی چارہ نہیں۔ تجھکو اپنا دل دے سکتا ہوں۔ اس سے میری خوشی متواتر بڑھتی جاتی ہے۔ تو مجھکو جلد نجات دیگا۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے

باپ اس مہینے مجھکو اور بھی ترقی دے۔

تاریخ ۲۔ صبح کو خشک حالت رہی اور شام کو ترادت رہی۔

تاریخ ۳۔ اسی طرح

تاریخ ۴۔ قریب اسی طرح

تاریخ ۵۔ حالت اچھی نہیں۔

تاریخ ۶۔ باپ کی مہربانی سے بہت اچھی حالت ہے۔ کل چترکوٹ جاؤنگا۔ سنا کہ پھاٹک شیلا خشک ہوگئی۔

تاریخ ۷۔ بھنت جی نے مجھکو جانے نہ دیا۔ اور دو روز بعد اُن کے گرد کا سالیانہ سرادھ ہے آج بھی ہمارا گھر درست ہے۔ باپ کی مہربانی کافی محسوس کر رہا ہوں۔ باپ مجھکو روز بروز ترقی عنایت کرتا ہے۔ جب باپ کا فضل آتا ہے تو غل شور کچھ نہیں کرسکتا۔

تاریخ ۸۔ حالت بری نہیں۔

تاریخ ۹۔ نیل کانت کا خط ملا۔ باپ نے حالت اچھی ہی رکھی۔

تاریخ ۱۰۔ آج صبح اُٹھکر اس جگہ سے چلنے کا انتظام کیا۔ قریب ایک بجے چترکوٹ پہنچکر اُدا سی کے ہاں آرام کیا۔ بعد کو شام کے وقت جانکی کنڈ میں پہونچکر ایک گپھا ملی۔ گپھا بڑی عمدہ ہے اسی کو میں نے اپنی سادھن کی جگہ ٹھہرایا۔

تاریخ ۱۱۔ آج کا دن اچھا نہیں گزر رہا آج صبح اُٹھتے ہی گپھا کی صفائی میں لگا۔ قریب ۱۲ بجے گپھا کی صفائی ختم ہوئی۔

تاریخ ۱۲۔ آج کا دن اچھا نہیں گزر رہا۔ آج گنج اور نیل کانت کے خطوں کا جواب دیا۔ رات اور بھی خوفناک تھی۔

تاریخ ۱۳۔ حالت اچھی نہیں۔ رات اچھی تھی۔

تاریخ ۱۴۔ باپ کی لا انتہا مہربانی سے سارا دن اُس کو پکار سکتا ہوں۔ شام کو ایک سادھو کے پاس گیا تھا۔ دھرم کی باتیں ہوتے ہوتے اُس کو ایسا جوش آیا کہ وہ مجھکو چپٹ گیا۔ اور رونے لگا۔ یہ سادھو اجودھیا سے آیا ہے۔ اور بہو سماج کی خبر رکھتا ہے۔

تاریخ ۱۵ آج بھی باپ کی مہربانی محسوس کر رہا ہوں۔

تاریخ ۱۶۔ باپ کا بے حد فضل برس رہا ہے۔ باپ کے فضل کے بغیر نجات کا اور دوسرا ادرانہ نہیں۔

تاریخ ۱۷۔ آج بھی حال اچھا ہے۔ رفتہ رفتہ بہتر معلوم ہو رہا ہے۔

تاریخ ۱۸۔ آج بخار چڑھا تھا۔ حالت کچھ اچھی نہ تھی۔

تاریخ ۱۹۔ حالت باپ کے فضل سے اچھی ہے۔

تاریخ ۲۰۔ حالت رفتہ رفتہ بہتر بن رہی۔

تاریخ ۲۱۔ رات بڑی تکلیف سے گزری۔

تاریخ ۲۲۔ باپ کا فضل بہت برس رہا ہے۔

تاریخ ۲۳۔ باپ کے فضل سے حالت رفتہ رفتہ اچھی ہوتی جا رہی ہے۔

تاریخ ۲۴۔ بڑی اچھی طرح سے دن کٹ رہا ہے۔

تاریخ ۲۵۔ باپ کا فضل لا انتہا ہے۔ تمام کائنات کا مالک ہوکر مجھے پر جو ایک کیڑے سے بھی چھوٹا ہے۔ اُس پر نگاہ رکھتا ہے۔ اگر انسان پورا بھروسہ رکھ سکے تو اس کے روٹی کپڑے اور نجات کے لئے کچھ فکر نہیں رہتی ہے۔ وہ جو خیر سے معمور ہے اپنے ہاتھ ہی اُس کا سارا بوجھ اٹھا لیتا ہے اُس نے اس بے ایمان کا سارا بوجھ اٹھا لیا ہے

تا تاریخ ۲۶ - میں اس وقت جہاں پر چھپ رہا ہوں اُس کا تھوڑا بیان کرنا مناسب ہے - جگہ تو ا [illegible] ہے - ہندوستان میں ایسی جگہ بہت کم ہیں - اس [illegible] کے رخمی ورثہ یہاں پہ انقدر تیار کر کے فطرت کی زندہ [illegible] میں [illegible] ہو کر جنگل [illegible] جیت گئا ! [illegible] وہ جن گپھاؤں میں بیٹھ کر جپ کیا کرتے تھے [illegible] وہ ایک [illegible] موجود ہیں - باپ نے [illegible] کو یہاں رکھا ہے - اُس کا نام جانکی کنڈ ہے کل چترکوٹ رام اور سیتا کی لیلا کی جگہ ہے - وہ یہاں پر رشیوں کے آشرم میں ٹکتے تھے - بن بن شکار کھیلتے تھے - خوشی وخرمی سے دل بہلاتے تھے - وہ جگہیں اب تک پاک طور پر رکھی جاتی ہیں - یہاں پر ندی کی بناوٹ بڑی خوبصورت ہے - دونوں کنڈوں کے درمیان فاصلہ بہت تھوڑا ہے - گویا سنگ مرمر سے لپٹ کر ندی ہو کر - دونوں اُبھرے ہوئے کنارے قریب قریب ایک دوسرے سے آ کر مل گئے - شاید کسی زمانے میں دونوں اُبھرے ہوئے حصے سخت مٹی سے بنے ہوئے تھے - جو اب سنگ مرمر میں تبدیل ہو گئے - دونوں طرف ندی چوڑی ہے پر یہاں پر بیچ میں تنگ نالی کی طرح ہے - اس لئے یہاں پر ندی کی رفتار تیز ہے (باقی دارد)

ضرورت

ایک مشنری زنانہ ہسپتال کے لئے ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ کی ضرورت ہے - درخواستیں ذیل کے پتہ پر روانہ ہوں -

المشتہر

ڈاکٹر انچارج ایس - پی - جی سینٹ انڈریوز ہاسپٹل راولپنڈی -

کرسچن لوائز بورڈنگ سکول لودیانہ -

قائم شدہ ۱۸۸۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ - یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی مس صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے - شرح خرچ خوراک ۴ روپیہ فی طالب علم علاوہ فیس جماعت ماہواری فی طالب علم ۲ سرکاری شرح متفرقات قیمت سٹیشنری علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن سکولوں میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں قسم قسم کا فرنیچر مثلاً میز یا کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرو کوول وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں - کرو کوول فی عدد سے تک جن رکشا ۱ سے ۱ تک مزید حالات بذریعہ پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور -

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے - اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پُرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے - اس کے متعلق وسیع اور ہوا دار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان - لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض - عبادت کے لئے گرجا گھر - اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں - مزید بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے - لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول

بٹالہ - ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر صاحب نورافشاں کیلئے مشن شیم پریس لودیانہ میں باہتمام ولکی براؤن چھپا